بیکن ایسیز

انتخاب: پروفیسر راشد سندھو

Bacon's Essays

By: Francis Bacon

مطالعہ کے بارے میں (اُردو ترجمہ)

مطالعہ ہمیں خوشی فراہم کرتا ہے اور ہماری صلاحیتوں کو اُجاگر کرتا ہے۔ مطالعہ تنہائی میں اور فرصت کے اوقات میں ہمیں جمالیاتی خوشی عطا کرتا ہے۔ ہماری گفتگو میں خوبصورتی پیدا کرتا ہے اور مختلف کاموں کی تکمیل میں ہماری صلاحیتوں کو کام میں لانے کا شعور عطا کرتا ہے۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی مختلف مواقع پر فیصلہ کرنے کے قابل ہوتے ہیں لیکن زیادہ اہم معلومات میں صحیح فیصلہ عالم لوگ ہی کر سکتے ہیں۔ کتابوں پر بہت زیادہ وقت صَرف کرنا سستی کی علامت ہے۔ اور اپنی گفت وشنید میں کتابوں کا بار بار حوالہ دینا تصنّع اور ظاہر داری ہے اور ہر معاملے میں فیصلہ کتابوں کی رُو سے دینا، عالمانہ انداز ہے۔

مطالعہ سے اخذ شدہ باتیں تجربات اور مشاہدات کے بعد مستند ہوتی ہیں۔ ہماری ذہنی صلاحیتیں پودوں کی طرح ہیں جن کی درست نشو ونما کے لیے مطالعہ کانٹ چھانٹ کرتا ہے۔ لیکن پھر بھی اس کے ساتھ تجربات ومشاہدات کا ہونا لازم ہے۔ ماہر قسم کے آدمی مطالعے کی مذمت کرتے ہیں، سادہ لوگ اس کی بہت تعریف کرتے ہیں اور صرف عقلمند لوگ ہی اس کا استعمال کرتے ہیں، لیکن عقل کی تکمیل بھی تجربات ومشاہدات کی روشنی میں ہی ہوتی ہے۔

کتابوں کو محض ان سے اختلاف کرنے کے لیے یا ان کے خیالات کو مسترد کرنے کی نیت سے نہ پڑھو اور نہ ہی کتابوں کی ہر بات کو درست سمجھ کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ بلکہ مطالعے کی روشنی میں خود غور وفکر کرو۔ کچھ کتابیں محض چکھنے کے لیے ہوتی ہیں، کچھ نگلنے کے لیے اور کچھ چبا چبا کر ہضم کرنے کے لیے ہوتی ہیں۔ یعنی کچھ کتابیں جزوی طور پر پڑھنے کے لیے ہوتی ہیں اور کچھ غیر متجسس انداز میں پڑھنے کے لیے ہوتی ہیں اور کچھ مکمل طور پر پڑھنے کے لیے ہوتی ہیں جو سیکرٹری سے پڑھوا کر اُن کا لبِ لباب سن لیا جاتا ہے۔ لیکن یہ ذرا کمتر درجے کی کتابیں ہوتی ہیں اور ویسے ہی لبِ لباب کشید شدہ پانی ہوتا ہے جس سے زیادہ لطف نہیں ملتا۔ مطالعہ آدمی کو مکمل کرتا ہے، گفتگو اسے حاضر جواب بناتی ہے اور لکھائی آدمی کو محتاط بناتی ہے۔ لہٰذا جو شخص بہت کم لکھتا ہے اُسے زبردست یادداشت کی ضرورت ہوتی ہے اور کم لکھنے والے کو حاضر جواب بھی ہونا چاہیے اور کم پڑھے ہوئے کو بہت چالاکی کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ کم جانتے ہوئے بھی زیادہ علم ظاہر کر سکے۔

تاریخ کا علم انسان کو عقلمند بناتا ہے، شاعری دماغ کو جِلا بخشتی ہے، ریاضی چالاک بناتا ہے، فلسفہ سوچوں میں گہرائی پیدا کرتا ہے، سنجیدہ بناتا ہے اور منطق وغیرہ بھی ذہنی صلاحیتیں اجاگر کرتے ہیں (یعنی مطالعہ سے شخصیت سنورتی ہے) اور ہر قسم کی دماغی رکاوٹ مطالعہ کرنے کے ذریعہ دور ہو سکتی ہے، بالکل ایسے جیسے جسمانی بیماریوں کا علاج ممکن ہے۔ باؤلنگ گردوں کے لیے مفید ہے، دوڑنا پھیپھڑوں کے لیے مفید ہے، آہستہ چلنا معدے کے لیے بہتر ہے، گھڑسواری سر کے لیے اور اسی طرح اگر کسی شخص کا دماغ ٹھیک نہیں تو وہ ریاضی پڑھے، اس سے یقیناً اس کا دماغ بہت تیز ہو جائے گا۔ اگر کسی کو کسی چیز کا شعور نہیں تو وہ فلسفے کا مطالعہ کرے۔ اگر اسے کسی چیز کی وضاحت کرنا نہیں آتی تو وہ وکیلوں کے مقدمات کا مطالعہ کرے۔ اسی طرح ہر دماغی مسئلے کے ذریعے حل کرنا ممکن ہے۔

OF STUDIES

STUDIES serve for delight, for ornament, ability. Their chief use for delight, is in privateness and retiring; for ornament, is in discourse; and for ability, is in the judgment and disposition of business. For expert men can execute, and perhaps judge particulars, one by one; but the general counsels, and the plots and marshalling of affairs, come best from those that are learned. To use them too much for affectation; to make judgment wholly by their rules, is the humour of a scholar.

They perfect nature, and are perfected by experience for natural abilities are like natural

plants, that need proyning by study; and studies themselves do give forth directions too much at large, except they be bounded in by experience. Crafty men contemn studies, simple men admire them, and wise men use them; for they teach not their own use; but that is wisdom without them, and above them, won by observation.

Read not to contradict and confute; nor to believe and take for granted; nor to find talk and discourse; but to weigh and consider. Some books are to be tasted, others to be swallowed, and some few to be chewed and digested; that is, some books are to be read only in parts; other to be read, but not curiously; and some few to be read wholly; and with diligence and attention. Some books also may be read by deputy, and extracts made of them of by others; but that would be only in the less important arguments, and the meaner sort of books; else distilled books are like common distilled waters, flashy things. Reading maketh a full man; conference a ready man; and writing an exact man. And therefore, if a man write little, he had need have a great memory; if a man write little, he had need have a present wit, and if he read little, he had need have much cunning to seem to know that he doth not.

Histories make men wise; poets witty: the mathematics subtile; natural philosophy deep; moral grave; logic and rhetoric able to contend Abeunt studia in mores: [Studies pass into the character.] Nay there is no stond or impediment in the wit, but may be wrought out by fit studies: like as disease of the body may have appropriate exercises. Bowling is good for the stone and reins; shooting for the lungs and breast: gentle walking for the stomach; riding for the head; and the like. So if a man's wit be wandering, let him study the mathematics; for in demonstrations, if his wit be called away never so little he must begin again. If his wit be not apt to distinguish or find differences, let him study the schoolmen; for they are cymini sectores. If he be not apt to beat over matters, and to call up one thing to prove and illustrate another, let him study the lawyers' cases. So every defect of the mind may have a special receipt.

سچائی کے بارے میں

سچائی کیا ہے؟ یہودیوں کے سردار پائیلٹ نے غیر سنجیدہ انداز میں پوچھا لیکن پھر سچائی جاننے کی زحمت نہیں کی۔ یقیناً اپنے اعتقادات کو ایک جگہ مقرر کر لینا، دماغی غلامی کی نشانی ہے۔ شاید اسی لیے لوگ اپنے گفتار و کردار کو آئے روز بدلتے رہتے ہیں۔ اگرچہ اس قسم کے خیالات رکھنے والے فلسفی اب نہیں رہے، البتہ ابھی کچھ لوگ باقی ہیں لیکن وہ ان قدیم فلسفیوں کی طرح سرگرم نہیں ہیں۔ لوگ سچ سے اس لیے دور نہیں رہتے کہ اسے تلاش کرنے میں تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے بلکہ اس لیے دور رہتے ہیں کہ حقیقت کا ادراک ہو جانے کے بعد انسان اسی سچ سے چمٹا رہتا ہے اور اس کی سوچیں جمود کا شکار ہو جاتی ہیں۔ اسی لیے لوگ جھوٹ سے محبت کرتے ہیں۔ یونانیوں نے اس بات کی تحقیق کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ انسان کو جھوٹ سے محبت اس لیے ہوتی ہے کہ اس سے انسان کے ذہن میں متنوع اقسام کے خیالات جنم لیتے ہیں اور انسان کو خوشی ملتی ہے۔ شاعروں کو بھی جھوٹ بولنے میں خوشی ہوتی ہے، تاجروں کو جھوٹ بول کر منافع ملتا ہے، لیکن جھوٹ سے محبت محض جھوٹ کے لیے ٹھیک نہیں ہے۔ ایک اور بات یہ بھی ہے کہ سچ روشنی ہے اور دن کا اُجالا ہے۔ اجالے میں دنیا کے کھیل تماشے اتنے اچھے نہیں لگتے جتنے کہ اندھیرے میں یا کم روشنی میں اچھے لگتے ہیں۔ سچائی کسی ہیرے کی طرح ہے جسے خاص روشنی میں بہتر دیکھا جا سکتا ہے۔ جھوٹ اور سچ کا امتزاج بہتر ہوتا ہے۔ اگر انسانی ذہن سے بیہودہ باتیں، خوشامد کی امیدیں، غلط جائزے، خیالات اور اس قسم کی دیگر چیزیں نکال لی جائیں تو انسانی ذہن میں محض اداسی کے سوا کچھ نہ رہے گا۔ کسی نے کہا کہ ''شاعری شیطان کی شراب ہے۔'' کیونکہ شاعری تصورات عطا کرتی ہے اور تصورات جھوٹ کے سائے میں پروان چڑھتے ہیں۔ لیکن وہ جھوٹ نقصان دہ نہیں ہوتا جو ذہن میں سے گزر جاتا ہے، وہ جھوٹ نقصان دہ ہوتا ہے جو دماغ میں جذب ہو جاتا ہے۔

سچ کی مدد سے ہی انسان کسی فیصلے پر پہنچ سکتا ہے۔ سچائی کا طالب سچ کے پیچھے ایسے لگا رہتا ہے جیسے کوئی عاشق محبوبہ کے پیچھے، پہلے حق کا طالب سچائی کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے، پھر اسے اس کا ادراک ہو جاتا ہے اور اسے

philosophers of that kind be gone, yet there remain certain discoursing wits which are of the same veins, though there be not so much blood in them as was in those of the ancients. But it is not only the difficulty and labour which men take in finding out of truth; nor, again, that, when it is found, it imposeth upon men's thoughts; that doth bring lies in favour; but a natural though corrupt love of the lie itself. One of the later schools of the Grecians examineth the matter, and is at a stand to think what should be in it, that men should love lies, where neither they make for pleasure, as with poets, nor for advantage, as with the merchant, but for the lie's sake. But I cannot tell: this same truth is a naked and open day-light, that doth not shew the masks and mummeries and triumphs of the world, half so stately and daintily as candle-lights. Truth may perhaps come to the price of a pearl, that-sheweth best by day; but it will not rise to the price of a diamond or carbuncle, that sheweth best in varied lights. A mixture of a lie doth ever ad pleasure. Doth any man doubt, that if there were taken out of men's minds vain opinions, flattering hopes, false valuations, imaginations as one would, and the like, but it would leave the minds of a number of men poor shrunken things, full of melancholy and indisposition, and unplesing to themselves? One of the Fathers, in great severity, called poesy vinum daemonum [the wine of devils], because it filleth the imagination; and yet it is but with the shadow of a lie. But it is not the lie that passeth through the mind, but the lie that sinketh in and settleth in it, that both the hurt; such as we spake of before.

But howsoever these things are thus in men's depraeved judgments and affections, yet truth, which only doth judge itself, teacheth that the inquiry of truth, which is the love-making or wooing of it, the knowledge of truth, which is the presence of it, and the belief of truth, which is the enjoying of it, is the sovereign good of human nature.

The first creature of God, in the works of the days, was the light of the sense; the last was the

عاشقوں جیسی راحت میسر آتی ہےاور یہی ادراکِ حق انسان کی سب سے بڑی اور عظیم خوبی ہے۔

خدا نے (سچائی کے ادراک کے لیے) پہلے روشنی (آنکھیں) عطا کی اور آخر میں عقل (شعور) عطا کیا اور پھر خدا کے لیے (ریسٹ) یومِ تعطیل تھا، جوکہ جذبوں میں تازگی کے لیے ہوتا ہے۔ پہلے خدا نے کائنات تخلیق کی، پھر اس پر غور وفکر کے لیے انسان کوتخلیق کیا اور پھر اپنے خاص بندوں کو خاص عقل و شعور کی نعمت سے مالا مال کیا۔ کسی شاعر نے بڑی خوبصورتی سے سچائی کی عظمت بیان کی ہے کہ سچ جاننے والا اتنا بااختیار ہوتا ہے کہ جیسے بلندی پر کھڑا ہونے والا نیچے والی چیزوں کو دیکھ سکتا ہے۔ لیکن اوپر کھڑے ہونے والے کو نیچے والوں کو ہمدردی سے دیکھنا چاہیے، غرور اور فخر سے نہیں۔ دنیا میں رہ کر سچ کا رستہ پالینا اور حق کا ادراک ہوجانا دنیا میں جنت مل جانے کے مصداق ہے۔

اپنے فلسفیانہ اور عالمانہ سچ کی بجائے عام زندگی کے سچ کی بات کرتے ہیں۔ جو لوگ سچ نہیں بولتے وہ بھی اس حقیقت کو تسلیم کریں گے کہ سچائی بڑی نعمت ہے اور انسانی فطرت کا خاصہ ہے، اور سچ اور جھوٹ کا بھرت چاندی اور سونے کی قلعی (بھرت) کی طرح اصل چیز سے زیادہ خوبصورت تو ہوسکتا ہے لیکن ان دونوں کی اپنی انفرادیت کھو جاتی ہے۔ کیونکہ جھوٹ اور ناجائز ذرائع اژدھے کی طرح پیٹ کے بل رینگتے رہتے ہیں، پاؤں کے بل نہیں چل پاتے۔ کوئی بھی برائی اتنی شرمندگی کا باعث نہیں بنتی جتنا کہ جھوٹ آدمی کو شرمندہ کرواسکتا ہے۔ مونٹین (Montaigne) نے کہا ہے کہ جھوٹ بڑا جرم ہے کیونکہ جھوٹ بولنے والا انسانوں سے ڈرتا ہے اور خدا سے نہیں ڈرتا۔ وہ خدا کو چیلنج کرتا ہے اور انسان سے جھجکتا ہے۔ جھوٹ بولنے والا خدا کے قہر و غضب کو آواز دیتا ہے۔

جب مسیحا آئے گا تو دنیا میں اعتقاد نہ پائے گا۔

OF TRUTH

WHAT is Truth? said jesting Pilate; and would not stay for an answer. Certainly there be that delight in giddiness and count it a bondage to fix a belief; affecting free-will in thinking, as well as in acting. And, though the sects of

Umar Ayub from N.W.F.P is going to take form his father Gohar Ayub and Jhangez Marri not to be forgotten with Harbial near him, whereas with all these promising leaders there are some who need to round themselves for a national cause than just a regional tone.

Criticism should be admissible from any quarter, expert or lay and so I have placed mine. With imperfect knowledge in an uncertain world these young politicians require cautious action and a maximum of a critical feedback both and after the fact. They need to advance through communicative rationality (as Drayzek puts it in his book 'discursive democracy') and that is a property of inter-subjective discourse, not individual maximization and it can pertain to the generation of normative judgments and action principles rather than just selection of means to ends. Today they all need to sit together, to think how to bring light to murky pools, mending broken dreams and paint a vision before the nation, of a better, united and a safer tomorrow. Their sole Raison d' etre should be joining hands for a remunerative mission of saving Pakistan for the generations to come.

Bye the way where are Imran Khan's son? The elder who is to be the ultimate leader of 'INSAAF' should start taking classes from Daddy, with coaching classes from Dr. Shireen Mazari if he wants to make it to the Assembly. Take it as a free advice in a world where nothing's given freely.

I Wish

Old as I am I'd still go to Madina
To sing my song
There full of love
Just like a bird
Who in the desert night
Spreads out his wings
When thinking of his nest

By: Hina Mazhar

light of reason; and his Sabbath work ever since, is the illumination of his spirit. First he breathed light upon the face of the matter or chaos; then he breathed light into the face of men; and still he breatheth and inspireth light into the fact of his chosen. The poet that beautified the sect that was otherwise inferior to the rest, saith yet excellently well: it is a pleasure to stand upon the shore, and to see ships tost upon the sea; a pleasure to stand in the window of a castle, and to see a battle and the adventures thereof below: but no pleasure is comparable to the standing upon the vantage ground of Truth, (a hill not to be commanded, and where the air is always pure and serene), and to see the errors, and wanderings, and mists, and tempests, in the vale below; so always that this prospect be with pity, and not with swelling or pride. Certainly, it is heaven upon earth, to have a man's mind move in charity, rest in providence, and turn upon the poles of truth.

To pass from theological and philosophical truth, to the truth of civil business; it will be acknowledged even by those that practise it not, that clear and round dealing is the honour of man's nature; and that mixture of falsehood is like alloy in coin of gold and silver, which may make the metal work the better, but it embaseth it. For these winding and crooked courses are the goings of the serpent; which goeth basely upon the belly, and not upon the feet. There is no vice doth so cover a man with shame as to be found and perfidious. And therefore Montaigne saith prettily, when he inquired the reason, why the word of lie should be such a disgrace and such an odious charge? saith he, If it be well weighed, to say that a man lieth, is as much as to say, that he is brave towards God and a coward towards men. For a lie faces God, and shrinks from man. Surely the wickedness of falsehood and breach of faith cannot possibly be so highly expressed, as in that it shall be the last peal to call the judgments of God upon the generations of men; it being foretold, that when Christ cometh, he shall not find faith upon the earth.